www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

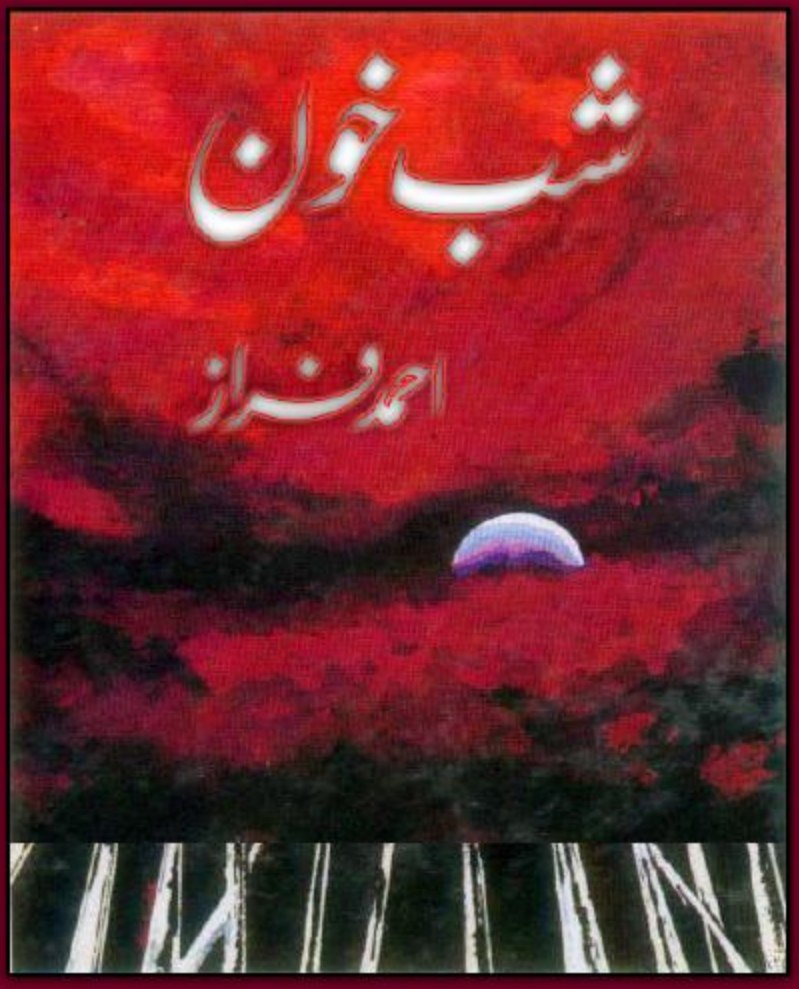

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# الف

## ترتیب


| | |
|---|---|
| سبھی شریک سفر ہیں | 9 |
| اے مری ارضِ وطن | 12 |
| میں کیوں اداس نہیں | 16 |
| کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے | 20 |
| اے مرے شہر! | 22 |
| نیا کشمیر | 28 |
| یہ پرچمِ جاں | 31 |
| چلو ہم پھر صف آرا ہوں | 34 |
| سپاہی اور موت | 37 |
| شہدائے جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء کے نام | 72 |
| ترانہ | 75 |
| تیرے بعد | 78 |
| دیکھنا یہ ہے | 81 |
| یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے | 84 |


جب سازِ سلاسل بجتے تھے ہم اپنے لہو میں سجتے تھے
وہ ریت ابھی تک باقی ہے، یہ رسم ابھی تک جاری ہے

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

# ب


| | |
|---|---|
| اے وطن اے وطن | 86 |
| میرے اپنے لوگو | 88 |
| سلام اس پر | 93 |
| ترانہ | 97 |


## سبھی شریکِ سفر ہیں

یہ مملکت تو سبھی کی ہے خواب سب کا ہے
یہاں پہ قافلۂ رنگ و بو اگر ٹھہرے
تو حُسنِ خیمۂ برگ و گلاب سب کا ہے
یہاں خزاں کے بگولے اُٹھیں تو ہم نفسو!
چراغ سب کے بجھیں گے عذاب سب کا ہے

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

تمھیں خبر ہے کہ جنگاہ جب پکارتی ہے
تو غازیانِ وطن ہی فقط نہیں جاتے
تمام قوم ہی لشکر کا روپ دھارتی ہے
محاذِ جنگ پہ مردانِ حُر تو شہروں میں
تمام خلق بدن پر زرہ سنوارتی ہے

ہِلوں میں چہرۂ مزدور تمتماتا ہے
تو کھیتوں میں کسان اور خون بھرتے ہیں
وطن پہ جب بھی کوئی سخت وقت آتا ہے
تو شاعرانِ دل افگار کا غیور قلم
مجاہدانِ جری کے رجز سُناتا ہے



جلیں گے ساتھ سبھی کیمیا سبھی ہوں گے
اور اب جو آگ لگی ہے مرے دیاروں میں
تو اس بلا سے نبرد آزما سبھی ہوں گے
سپاہیوں کے علم ہوں کہ شاعروں کے قلم
مرے وطن تیرے درد آشنا سبھی ہوں گے

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# اے مری ارضِ وطن !

اے مری ارضِ وطن، پھر تری دہلیز پہ میں
یوں نگوں سار کھڑا ہوں کوئی مجرم جیسے
آنکھ بے اشک ہے برسے ہوئے بادل کی طرح
ذہن بے رنگ ہے اُجڑا ہُوا موسم جیسے
سانس لیتے ہوئے اِس طرح لرز جاتا ہوں
اپنے ہی ظلم سے کانپ اُٹھتا ہے ظالم جیسے



تو نے بخشا تھا مرے فن کو وہ اعجاز کہ جو
سنگِ خارا کو دھڑکنے کی ادا دیتا ہے
تو نے وہ سحر مرے حرفِ نوا کو بخشا
جو دلِ قطرہ میں قلزم کو چھُپا دیتا ہے
تو نے وہ شعلۂ ادراک دیا تھا مجھ کو
جو کفِ خاک کو انسان بنا دیتا ہے

اور میں مستِ مئے رامش و رنگِ ہستی
اتنا بے حس تھا کہ جیسے کسی قاتل کا ضمیر
یہ قلم تیری امانت تھا مگر کس کو ملا؟
جو لُٹا دیتا ہے نشّے میں سلف کی جاگیر
جیسے میزانِ عدالت کسی کج فہم کے پاس
جیسے دیوانے کے ہاتھوں میں برہنہ شمشیر

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

تجھ پہ ظلمات کی گھنگھور گھٹا چھائی تھی
اور میں چپ تھا کہ روشن ہے مرے گھر کا چراغ
تیرے میخانے پہ کیا کیا نہ قیامت ٹوٹی
اور میں خوش تھا سلامت ہے ابھی میرا ایاغ
میں نے اپنے ہی گنہگار بدن کو چوما
گرچہ جویائے محبّت تھے ترے جسم کے داغ

حجلۂ ذات میں آئینے جڑے تھے اتنے
کہ میں مجبور تھا گر محوِ خود آرائی تھا
تیری روتی ہوئی مٹّی پہ نظر کیا جمتی
کہ میں ہنستے ہوئے جلووں کا تمنّائی تھا
ایک پل آنکھ اُٹھائی بھی اگر تیری طرف
میں بھی اوروں کی طرح صرف تماشائی تھا



اور اب خواب سے چونکا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں
ایک اِک حرف مرا تیرِ ملامت ہے مجھے
تُو اگر ہے تو مرا فن بھی مری ذات بھی ہے
ورنہ یہ شامِ طرب صبحِ قیامت ہے مجھے
میری آواز کے دُکھ سے مجھے پہچان ذرا
میں تو کہہ بھی نہ سکوں کتنی ندامت ہے مجھے

آج سے میرا ہُنر پھر سے اثاثہ ہے ترا
اپنے افکار کی نس نس میں اُتاروں گا تجھے
وہ بھی شاعر تھا کہ جس نے تجھے تخلیق کیا
میں بھی شاعر ہوں تو خوں دے کے سنواروں گا تجھے
اے مری ارضِ وطن اے مری جاں اے مرے فن
جب تلک تابِ تکلّم ہے پکاروں گا تجھے

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

# میں کیوں اُداس نہیں

لہولہان مرے شہر میرے یار شہید
مگر یہ کیا کہ مری آنکھ ڈبڈبائی نہیں
نظر کے زخم جگر تک پہنچ نہیں پائے
کہ مجھ کو منزلِ اظہار تک رسائی نہیں
میں کیا کہوں کہ پشاور سے چاٹگام تلک
مرے دیار نہیں تھے کہ میرے بھائی نہیں



وہی ہوں میں مرا دل بھی وہی جنوں بھی وہی
کسی پہ تیر چلے جاں فگار اپنی ہو
وہ ہیروشیما ہو، ویتنام ہو کہ بٹ مالو
کہیں بھی ظلم ہو آنکھ اشکبار اپنی ہو
یہی ہے فن کا تقاضا یہی مزاج اپنا
متاعِ درد سبھی پر نثار اپنی ہو

نہیں کہ درد نے پتھر بنا دیا ہے مجھے
نہ یہ کہ آتشِ احساس سرد ہے میری
نہیں کہ خونِ جگر سے تہی ہے میرا قلم
نہ یہ کہ لوحِ وفا برگِ زرد ہے میری
گواہ ہیں مرے احباب میرے شعر ثبوت
کہ منزلِ رسن و دار گرد ہے میری

پ کشمیر کا ایک قصبہ

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

بجا کہ امن کے بربط اُٹھائے آج تلک
ہمیشہ گیت محبت کے گائے ہیں میں نے
عزیز ہے مجھے معصوم صورتوں کی ہنسی
بجا کہ پیار کے نغمے سنائے ہیں میں نے
چھڑک کے اپنا لہو اپنے آنسوؤں کی پھوار
ہمیشہ جنگ کے شعلے بجھائے ہیں میں نے

میں سنگدل ہوں نہ بیگانۂ وفا یارو
نہ یہ کہ میں ہوں کسی خواب زار میں کھویا
تمھیں خبر ہے کہ دل پر خراش جب بھی لگے
تو بند رہ نہیں سکتا مرا لبِ گویا
وہ مرگِ ہم نفساں پر حزیں نہیں ہے تو کیوں
جو فاطمی و لومبا کی موت پر رویا



دلاورانِ وفا کیش کی شہادت پر
مرا جگر بھی لہو ہے پہ وقفِ یاس نہیں
سیالکوٹ کے مظلوم ساکنوں کے لیے
جز آفریں کے کوئی لفظ میرے پاس نہیں
میں کیسے خطۂ لاہور کے پڑھوں نوحے
یہ شہرِ زندہ دلاں آج بھی اُداس نہیں

جنوں فروغ ہے یارو عدو کی سنگ زنی
ہزار شکر کہ معیارِ عشق پست نہیں
مناؤ جشن کہ روشن ہیں مشعلیں اپنی
دریدہ سر ہیں تو کیا غم شکستہ دست نہیں
مرے وطن کی جبیں پر دمک رہا ہے جو زخم
وہ نقشِ فتح ہے داغِ غمِ شکست نہیں

گریز از صفِ ما ہر کہ مردِ غوغا نیست
کسے کہ کشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست

# غزل

کب یاروں کو تسلیم نہیں کب کوئی عدو انکاری ہے
اس کوئے طلب میں ہم نے بھی دل نذر کیا جاں واری ہے

جب سازِ سلاسل بجتے تھے ہم اپنے لہو میں سجتے تھے
وہ ریت ابھی تک باقی ہے یہ رسم ابھی تک جاری ہے

کچھ اہلِ ستم کچھ اہلِ حشم مے خانہ گرانے آئے تھے
دہلیز کو چوم کے چھوڑ دیا دیکھا کہ یہ پتھر بھاری ہے



www.muftbooks.blogspot.com

جب پرچمِ جاں لے کر نکلے ہم خاک نشیں مقتل مقتل
اُس وقت سے لے کر آج تلک جلّاد پہ ہیبت طاری ہے

زخموں سے بدن گلزار سہی پر اُن کے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

کس زُعم میں تھے اپنے دشمن شاید یہ اُنھیں معلوم نہ تھا
یہ خاکِ وطن ہے جاں اپنی اور جان تو سب کو پیاری ہے

www.muftbooks.blogspot.com

# اے مرے شہر!

"جنگ ۱۹۶۵ء میں ۱۳ ستمبر کو کوہاٹ پر بھارت کی
وحشیانہ بمباری کی وجہ سے بیشمار معصوم جانیں تلف ہُوئی تھیں"

مرے شہر!
میں تجھ سے نادم ہوں
اِس خامشی کے لیے
جب عدو تیری خوابیدہ گلیوں پہ
بھیگی ہُوئی رات میں



آگ برسا رہا تھا
میں چپ تھا

مرے شہر!
میں تیرا مجرم ہوں
اس بے حسی کے لیے
جب ترے بام و در
طاق و دہلیز و دیوار
تیرے مکینوں کے
خونِ حنا رنگ سے
تر بتر ہو رہے تھے
تو میں چشم بستہ تھا

اے مرے آباء کے مسکن!
میں تیرا گنہگار ہوں



www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

جب ترے آئینہ رنگ چشموں سے
اک جُوئے خوں آ ملی تھی
تو میرے لبوں پر
کوئی حرفِ ماتم نہ آیا
کہ جب تیرے زرتاب خرمن پہ
سفّاک بجلی گری تھی
تو میں تیری جلتی ہُوئی کھیتیوں کی طرف
بادلِ چاک و با چشمِ پُرنم نہ آیا

میں شرمندہ ہوں
اے مرے برگزیدہ بزرگوں کی بستی
کہ اِس درد کی فصل میں
تیرے فرزند شاعر کی نوکِ قلم پر
ترا اسمِ اعظم نہ آیا



www.muftbooks.blogspot.com

یہ سب کچھ بجا ہے —
یہ سب کچھ بجا ہے
مگر اے مقدّس زمیں!
تیری مٹّی نے جب میری صورت گری کی
تو ورثے میں تُو نے
مجھے ایسا دل دے دیا تھا
جو اپنے دُکھوں کے سمندر نہ دیکھے
مگر دوسروں کے نمِ چشم سے باخبر ہو
مجھے تیری گِل نے وہ احساس بخشا
جو اپنے عزیزوں کی لاشوں پہ
پتّھر بنا دم بخود ہو
مگر کاہشِ دیگراں پر
سدا نوحہ گر ہو

مرے شہر!

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

جب تیرے سینے سے
مینارِ خوں اُٹھ رہا تھا
میں اُس وقت
غافل نہیں تھا
میں بے حس نہیں تھا
مگر اُس گھڑی میرا سارا وطن
ظلم کی زد میں تھا
میرا سارا چمن
آگ کی حد میں تھا
ساری دنیا کی مظلومیت، میری آہوں میں تھی
ساری دنیا ہی میری نگاہوں میں تھی
اس سمے
تُو ہی تُو تھا
پشاور کا
لاہور کا
اور



بنگال کا نام، کوہاٹ تھا
کاشمیر
کوریا
ہیروشیما کا وتینام کا نام، کوہاٹ تھا
ساری مظلوم دنیا کے ہر شہر کا نام کوہاٹ تھا

اے مرے شہر!
میرا قلم اپنے کردار پر
تجھ سے نادم سہی
خود سے نادم نہیں
تو مرا شہر ہے
پر مرا شہر تو آج ساری زمیں ہے
فقط تو نہیں ہے

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# نیا کشمیر

میری فردوس گل و لالہ و نسریں کی زمیں
تیرے پھولوں کی جوانی ترے باغوں کی بہار
تیرے چشموں کی روانی ترے نظاروں کا حسن
تیرے کہساروں کی عظمت ترے نغموں کی پھوار
کب سے ہیں شعلہ بداماں و جہنم بکنار



تیرے سینے پہ محلّات کے ناسوروں نے
تیری شریانوں میں اک زہر سا بھر رکھا ہے
تیرا ماحول تو جنّت سے حسیں تر ہے مگر
تجھ کو دوزخ سے سوا وقت نے کر رکھا ہے
تجھ کو غیروں نے سدا دست نگر رکھا ہے

مہ و انجم سے تراشے ہُوئے تیرے باسی
ظلم و ادبار کے شعلوں سے جہاں سوختہ ہیں
قحط و افلاس کے گرداب ہیں غرقاب عوام
جن سے تقدیر کے ساحل بھی برافروختہ ہیں
سالہا سال سے لب بستہ زباں دوختہ ہیں

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

اُن کی قسمت میں رہی محنت و دریوزہ گری
اور شاہی نے تری خلد کو تاراج کیا
تیرے بیٹوں کا لہو زینتِ ہر قصر بنا
تجھ پہ نمرود کی نسلوں نے سدا راج کیا
ان کا مسلک تھا کہ پامال کیا راج کیا

لیکن اب اے مری شاداب چناروں کی زمیں
انقلابات نئے دور ہیں لانے والے
حشر اُٹھانے کو ہیں اب ظلم کے ایوانوں میں
جن کو کہتا تھا جہاں بوجھ اُٹھانے والے
پھر تجھے ہیں گل و گلزار بنانے والے



# یہ پرچمِ جاں....

جنت میں بھڑک رہے تھے شعلے
پھولوں کی جبیں جھلس گئی تھی
شبنم کو ترس گئی تھیں شاخیں
گلزار میں آگ بس گئی تھی

www.muftbooks.blogspot.com

نغموں کا جہاں تھا ریزہ ریزہ
اِک وحشتِ درد کُو بکُو تھی
ہر دل تھا بجھا چراغ گویا
ہر چشمِ طلب لہو لہو تھی

میں اور میرے رفیق برسوں
خاموش و فسردہ دل کھڑے تھے
پر جاں کا زیاں قبول کس کو
منزل کے تو راستے بڑے تھے

لیکن یہ سکوتِ مرگ آسا
تا دیر نہ رہ سکا فضا میں
اِک شور سا چار سمت اُٹھا
کچھ مشعلیں جل اُٹھیں ہَوا میں



www.muftbooks.blogspot.com

اک رقصِ جنوں ہُوا ہے جاری
یہ رقصِ جنوں نہ رُک سکے گا
یہ شمعِ نوا نہ بجھ سکے گی
یہ پرچمِ جاں نہ جُھک سکے گا

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# چلو پھر ہم صف آرا ہوں

چلو ہم پھر صف آرا ہوں
صف آرا ہوں
کہ دشمن چار سُو آئے
کہ قاتل رُو برو آئے
کہ اُن کے کاسۂ خالی میں
کچھ اپنا لہو آئے



کہ بُجھ جائے ہر اک مشعل
تو ظلمت کُو بکو آئے
کہ اہلِ صدق و ایماں بے سہارا ہوں
چلو ہم پھر صف آرا ہوں
صف آرا ہوں کہ پہلے بھی
ستم ایجاد آئے تھے
نشانِ ظلم اُٹھائے تھے
لہو سے تر بتر خنجر
قباؤں میں چھپائے تھے
ہوس کی تُند آندھی نے
دیے کیا کیا بجھائے تھے
جواب دستِ ستم اُٹھے
مثالِ سنگِ خارا ہوں
چلو ہم پھر صف آرا ہوں
صف آرا ہوں کہ پھر آئیں

www.muftbooks.blogspot.com

تو قاتل سرنگوں جائیں
پشیمان و زبوں جائیں
گنوا کر اپنے جسم و جاں
بہا کر اپنا خوں جائیں
عدو سفاک ارادوں سے
اگر آئیں تو یوں جائیں
کہ شرمندہ دوبارہ ہوں
چلو ہم پھر صف آرا ہوں



www.muftbooks.blogspot.com

# سپاہی

## اور

# موت

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

کردار:

- زخمی سپاہی
- پہلا سپاہی
- دوسرا سپاہی
- موت



(ہوائی جہازوں کی بمباری ــ مورچے، لڑائی کا منظر ــــــ
آہستہ آہستہ کیمرہ ایک پہاڑ کی طرف رُخ پھیر لیتا ہے جہاں برف
سے ڈھکی چوٹی پر ایک زخمی سپاہی برف میں دبا پڑا ہے۔)

سپاہی: کہاں ہوں۔

مرے جسم پر بوجھ کیسا ہے
کیا میں پہاڑوں کے نیچے دبا ہوں
مری سانس کیوں رُک رہی ہے
یہ ٹھنڈک رگ و پے میں کیوں ہے
مرے بازوؤں میں سکت ہے

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

نہ ہونٹوں میں جنبش کا یارا
نہ آنکھوں میں ہی روشنی ہے
چٹانوں کی صورت گرانبار پلکیں اُٹھانے سے عاری
تو کیا میری بینائی بھی جا چکی ہے ؟
نہ چہرے، نہ منظر
نہ کوئی صدا ہے ؟
یہ کیا ہے ؟
مجھے اپنی آواز بھی اجنبی لگ رہی ہے
فقط دھند ہی دھند
اور برف کے بیکراں سائباں چار سُو ہیں
یہ سکرات کا پَل ہے
یا مجھ پہ کابوس سایہ کناں ہے
..... یہ کیا ؟
میرے بازو میں کیوں درد کی لہر اُٹھی
میں زندہ ہوں



لیکن
بدن برف میں دفن ہے
اور چہرہ مرا
زمہریری ہواؤں سے سُن ہو چکا ہے
کسی کو خبر تک نہ ہو گی
کہ میں اِس پہاڑی کی چوٹی پہ زخموں سے چھلنی پڑا ہوں
کوئی مہرباں ہاتھ ..... ہمدرد بازو نہیں ہے
جو اس کرّۂ مرگ سے مجھ کو باہر نکالے
نہ جانے بہادر رفیقوں کے دستے کہاں ہیں
تو کیا میں یہاں
کس مپرسی کے عالم میں دم توڑ دوں گا
تو کیا اِس پہاڑی کی چوٹی پہ میرے تجسّس میں کوئی
نہ آئے گا
کوئی نہ آئے گا

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

کوئی .....

**موت :** مگر میں سپاہی
فقط میں — اجل — موت
ازل سے ابد تک
تری غمگسار اور ساتھی
اکیلے دُکھی بے نواؤں کی واحد مسیحا
کہ جو زندگی کی جفاؤں سے تنگ آ چکے ہوں
کہ جو زندگی کی کڑی اور لمبی مسافت سے اُکتا چکے ہوں
کہ جو زندگی کے سرابوں سے ،
پھیلے خرابوں سے گھبرا چکے ہوں
سبھی نامرادوں کو میں نے ہی آخر سہارا دیا ہے
جنھیں زندگی تج گئی ہو
انھیں صرف میں نے گوارا کیا ہے
ادھر آ..... مجھے ہاتھ دے
میں تری آخری چارہ گر ہوں



تری ہمسفر ہوں
تری راہبر ہوں (موت ہاتھ بڑھاتی ہے)
ادھر آ سپاہی — مرے ساتھ چل
یہی وقت ہے
جبکہ تو اِک چراغِ سحر کی طرح
رہگزارِ عدم کا مسافر ہے
آ تجھ کو اپنی حفاظت میں
اِس برف کے تند طوفان سے لے چلوں میں
تجھے کیا خبر
کیسی قاتل ہواؤں کے جھکڑ
ہمارے تعاقب میں ہیں
اے سپاہی مرے ساتھ چل

(ہواؤں کا شور)

**سپاہی :** کون ہے تو —
اجل

www.muftbooks.blogspot.com

فاحشہ !
تجھ کو کس نے پکارا کہ تو
بن بلائے یہاں آ گئی ہے
میں زندہ ہوں
میری نقاہت سے تُو نے یہ سمجھا
کہ میں زندگی سے مفر چاہتا ہوں
مری غیر ہموار سانسوں سے تو نے یہ جانا
کہ میں نزع میں ہوں
پرے ہٹ مرے جسم سے اپنی پرچھائیں کو دُور لے جا

**موت** : ترا جسم بے حس ہے
اور تیری آنکھوں پہ کہرا جما ہے
تجھے اس کا احساس بھی تو نہیں ہے
کہ تو صرف کہنے کو زندہ ہے
ورنہ اگر تو یہ دیکھے
کہ تیرا لہو کس قدر بہہ چکا ہے
اگر تو یہ دیکھے



www.muftbooks.blogspot.com

کہ یہ لعل و یاقوت
جو تیرے پہلو میں بکھرے پڑے ہیں
ترے ہی لہو کی وہ بوندیں ہیں
جو برف پر جم گئی ہیں
تو جانے
کہ اب زندہ رہنے کی خواہش عبث ہے
چلو میں نے مانا
کہ تجھ میں ابھی زندگی کی رمق ہے
مگر کس قدر
صرف دو چار سانسوں کی مہلت
تری بے بسی اور نقاہت کا یہ حال ہے کہ
ترے زرد رخسار پر برف کی تہہ جمی ہے
مگر تجھ میں اتنی بھی ہمت نہیں ہے
کہ چہرے سے اِس کو کھرچ دے
. . . . . .
ترے سامنے جو اندھیرے ہیں ان سے نہ ڈر

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

بے خبر

رات بھی دن سے کچھ مختلف تو نہیں ہے

**سپاہی :** چلو میں نے مانا

مگر تو بتا مجھ سے کیا چاہتی ہے

**موت :** زیادہ نہیں۔

صرف اِتنا کہ تُو مان لے

زندگی اک مسلسل اذیّت ہے

تو جس سے تنگ آچکا ہے

**سپاہی :** تو.....

تو یوں کہہ کہ میں تیرے آگے سپر ڈال دوں

**موت :** کیوں نہیں

اور یہ الزام بھی خود پہ لینے کو راضی ہوں میں

**سپاہی :** دور ہٹ فاحشہ!

زندگی سے مجھے پیار ہے

**موت :** باؤلے!



اتنا پاگل نہ بن

تو جو مانے تو کیا

اور نہ مانے تو کیا

اب ترے سامنے دوسرا راستہ ہی نہیں

اپنے ہاتھوں کی پیلاہٹیں دیکھ لے

اپنے ہونٹوں کی نیلاہٹیں دیکھ لے

اپنی آنکھوں کی دھندلاہٹیں دیکھ لے

تو جو مانے تو کیا

اور نہ مانے تو کیا

**سپاہی :** دشمنِ جاں!

**موت :** ضد نہ کر دیکھ

اب تیری منزل

تری رات ہر لمحہ نزدیک تر آرہی ہے

تری ضد

تیری بیچارگی

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

کرب واندوہ کو طول دے گی
جانکنی زندگی تو نہیں
چل مرے ساتھ چل
زندگی کے کڑے مرحلے بھول کر
چل۔

**سپاہی :** نہیں۔میں نہیں جاؤں گا
میں ترے ساتھ ہرگز نہیں جاؤں گا

**موت :** اپنا دشمن نہ بن
تیرے پیکر میں تیرا لہو منجمد ہو رہا ہے
ترا یخ زدہ جسم
طوفان کی یورشوں سے نہیں بچ سکے گا
ادھر آ تجھے اپنا آنچل اوڑھا دوں
جو تجھ کو قیامت تلک گرم رکھے گا
او نا سمجھ نوجواں
میرے سینے کی حدّت



ترے یخ زدہ جسم کو
سرمدی امن بخشے گی
آ تجھ کو اپنے گلے سے لگا لوں
یقیں کر!
کہ تو کربناکی کی شدّت سے نالہ کناں ہے
تری بے کسی اور فرماں پذیری
مجھے حوصلہ دے رہی ہے

**سپاہی :** فریبی!
مجھے اپنی حیلہ گری اور مکّاریوں سے
تہہِ دام لانے کی کوشش نہ کر
کذب گو
میں تو سردی کی شدّت سے بیکل ہوں
تجھ سے تو خائف نہیں۔

**موت :** خواہ آنسو خوشی کے ہوں یا کرب کے
ایک ہی بات ہے

www.muftbooks.blogspot.com

بے خبر!
شام ڈھلنے کو ہے
اور میدان میں
شب کی پرچھائیاں خیمہ زن ہو رہی ہیں
کسے کیا خبر ہے
کہ تو
اِس پہاڑی پہ گھائل پڑا ہے
تری کھوج پہلے تو مشکل ہے
اور اتفاقاً اگر تیرے ساتھی
تجھے ڈھونڈ بھی لیں
تو حاصل؟
تجھے کیا سکوں مل سکے گا؟
اگر تُو کوئی روز تک اور زندہ رہا بھی تو کیا
پھر سے دُنیا کے دُکھ
زندگانی کے جنجال تیرا تعاقب کریں گے



www.muftbooks.blogspot.com

تری بہتری ہے اسی میں
کہ بے حیل و حجّت
یہاں پُرسکوں موت مر جا

**سپاہی:** ریاکار!
تو اپنی عیّاریوں سے مجھے دام میں پھانسنا چاہتی ہے
میں زندہ رہا ہوں
میں زندہ ہوں
زندہ رہوں گا
مجھے تُو ہراساں نہیں کر سکے گی
ابھی مجھ کو جینا ہے

**موت:** گر تو جیا بھی تو پھر کیا؟
تجھے زندگانی کے بارے میں خوش فہمیاں ہیں
اگر تو جیا بھی
تو کیا تو سمجھتا ہے
اِس زندگی سے محبت کرے گا

www.muftbooks.blogspot.com

جو ٹھٹھرن ہے ذلت ہے بیچارگی ہے

ذرا سوچ اے بے خبر

زندگی بستر گُل نہیں

پھر ذرا سوچ

**سپاہی :** کیا سوچنا

میں تو ہستی کے ہر زیر و بم سے ہوں واقف

مگر تو بھلائے ہُوئے ہے

کہ یہ جنگ ہے

**موت :** باؤلے !

میں نے مانا کہ تُو جنگ میں

سرخرُو ہو چکا ہے

وطن کی حفاظت کا حق

جان پر کھیل کر تو ادا کر چکا ہے

مگر تجھ کو اِک مرتبہ اپنے گھر اور عزیزوں کے دُکھ پھر سے

تڑپائیں گے



www.muftbooks.blogspot.com

سب زمانے کے غم تجھ کو کھا جائیں گے

**سپاہی :** جبھی تو مجھے اس قدر بے کلی ہے

کہ میں حملہ آور غنیموں کو جلدی ٹھکانے لگا لوں

تو پھر گھر کو جاؤں

مرے گھر کی دہلیز ہر دم مری منتظر ہے

**موت :** بجا ہے

اگر گھر ترا منتظر ہو

اگر تیرے گھر کے در و بام باقی رہے ہوں ؟

اگر صرف اینٹوں کے انبار اور راکھ کے ڈھیر گھر ہیں

تو پھر وہ ترے منتظر ہیں

(قہقہہ)

کھنڈر چاروں جانب کھنڈر ہیں ۔

**سپاہی :** تو پھر کیا ؟

مرے بازوؤں میں توانائی ہے

www.muftbooks.blogspot.com

میرے کندھوں سے بندوق اُترے تو پھر میرے بازو
کدالوں کے اور بیلچوں کے رفیقِ سفر ہیں
سپاہی خرابوں کو تعمیر کرتا رہا ہے

**موت :** زمیں جل چکی ہے

**سپاہی :** میں پہلے بھی ویران خطّوں کو زرخیزیاں دے چکا ہوں

**موت :** مگر اب یہ ممکن نہیں ہے
کہ پانی کے چشمے ۔ کنوئیں اور نہریں
بموں کی لگاتار بارش سے اب خشک اور بے نشاں ہو چکے ہیں
درانتی ۔ ہتھوڑے ۔ سلاخیں ۔ کدالوں کے پھل اور
ہل ۔ گویا سب تیرے اوزار ۔ ہتھیار تُڑمُڑ چکے ہیں

**سپاہی :** مگر تا بکے
میں سپاہی ہوں
گر نجت نے یاوری کی
اور اک بار میرے قدم
اپنے شہروں میں پہنچے



www.muftbooks.blogspot.com

تو پھر سے
یہ مسمار گھر
منہدم کارخانے
جلی کھیتیاں
اور خاموش بازار
یوں جی اُٹھیں گے
کہ جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں تھا

**موت :** بجا
پر یہ اُس وقت ممکن ہے

**سپاہی :** لیکن .....

**موت :** ٹھہر تو مری بات سُن
یہ تو اُس وقت ممکن ہے جب
تیرے بازو سلامت ہوں اور جسم کا کوئی حصّہ نہ بیکار ہو
مگر ایسے عالم میں بھی

www.muftbooks.blogspot.com

تیری خوش فہمیاں تجھ کو بہکا رہی ہیں
ہلاکت کی آندھی ترے جسم کا ریزہ ریزہ اُڑانے کو پر تولتی ہے
ابھی وقت ہے سوچ لے۔

**سپاہی :** (ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے اپنے آپ سے) تو کیا کوئی قوت بھی
ایسی نہیں ہے
کہ جو موت کے زعم و پندار کو چُور کر دے
کوئی ایسی صورت نہیں
جس سے میں قلعۂ مرگ کو منہدم کر سکوں
نہیں ..... آج تک موت پر کس کو قدرت ملی
اگر یُونہی ہوتا رہا ہے
تو پھر کیوں نہ میں خود کو اس کے حوالے ہی کر دوں
کشاکش کا حاصل ؟
فقط نزع کا طول — اور پھر
ہزیمت، شکستِ نفس



www.muftbooks.blogspot.com

(موت کی طرف دیکھتے ہوئے)

موت !
میں صرف اِک شرط پر زندگی کی متاعِ گراں تیرے قبضے میں دینے کو
تیار ہوں

**موت :** شرط !

(قہقہہ لگاتی ہے)

بھلا موت سے بھی کسی نے کوئی شرط منوائی ہے ؟

**سپاہی :** جانتا ہوں کہ میں
دوسروں سے کسی طرح بہتر نہیں ہوں
اگر آج تک کوئی تجھ سے نہ جیتا
تو مجھ کو بھی مرنے میں پھر عذر کیوں ہو
مگر دشمنِ زندگی
صرف اک شرط پر

**موت :** کونسی شرط ؟

**سپاہی :** بس یہ کہ جب جنگ کا خاتمہ ہو تو اک روز کے واسطے تو مجھے چھوڑ دے گی

www.muftbooks.blogspot.com

بس اک روز کے واسطے

تاکہ میں اپنے غازی رفیقوں کی صف میں کھڑا،

فتح کے گیت گاؤں

ظفر مند پرچم کھلے تو

سلامی کی تقریب میں

دوسرے جاں نثاروں کے ہمراہ میں بھی کھڑا ہوں

مرے کان بھی یومِ نصرت کی توپوں کی گونجار سے گونج اُٹھیں گے

اور اُس وقت

جب فتح و نصرت کے نغمات سے

سرزمینِ وطن کی فضا رقص میں ہو

میں عجلت سے گھر جا کے دیکھوں

وہ محبوب چہرے

جو میرے لیے اپنی آنکھوں میں خوشیوں کے آنسو تو

ہاتھوں میں پھولوں کے گلدستے لیے راستوں پر مرے منتظر ہوں

مرے گاؤں والے



www.muftbooks.blogspot.com

مرے یار احباب مجھ کو

ظفر مند پرچم کی مانند اُٹھا لیں .....

اور میں

ان کے اِس خیر مقدم کو

مغرور آنکھوں کی چپ مسکراہٹ سے دیکھوں

فقط اِس قدر

اے مری مسکراہٹ کی دشمن!

**موت :** نہیں تیری یہ شرط ناقابلِ اعتنا ہے

**سپاہی :** تو پھر بیوا!

دُور ہو — میں سپاہی ہوں

اور زندگی کی چمکتی دمکتی ہُوئی آگ میرے بدن میں ابھی ہے

میں زندہ ہوں — زندہ رہوں گا

**موت :** مگر کب تلک

**سپاہی :** جب تلک میری آواز میں زندگی کی لپک ہے

مرا دل دھڑکتا رہے گا

www.muftbooks.blogspot.com

**موت :** مگر تابکے

**سپاہی :** تابکے ؟

جب تلک یہ مرا یخ زدہ جسم اِن آسمانوں کی مانند نیلا نہ ہو جائے

میں

اِس پہاڑی کی چوٹی پہ دم توڑ دوں گا

مگر تیرے آگے نہ ہرگز جھکوں گا

یہ ممکن نہیں ہے

کہ میں تیرے آگے سپر ڈال دوں

**موت :** حوصلہ ! حوصلہ !

اے سپاہی یہ جذباتیت بے اثر اور عبث ہے

اگر مجھ سے تُو ہار تسلیم کر لے

تو یہ زندگی کے اُسی ضابطے ہی کی تائید ہو گی

جو روزِ ازل سے ابد تک رہا ہے

رہے گا

نہ اِس سے زیادہ نہ کمتر



www.muftbooks.blogspot.com

نہ اس سے زیادہ نہ کمتر

(قدموں کی چاپ سنائی دینے لگتی ہے

کچھ دور سپاہیوں کے چہرے جن میں

سے ایک کے کندھے پر برف ہٹانے والی

کدال اور دوسرے کے کندھے پر تہ کیا

سٹریچر دھرا ہے۔)

**سپاہی :** ٹھہر !

مرے ہی رفیقوں کے قدموں کی مانوس آواز میری طرف

بڑھ رہی ہے عجب کیا کہ یہ زخمیوں کے تجسس میں ہی

آ رہے ہوں

**موت :** کہاں بے وقوف

**سپاہی :** اُس طرف

**موت :** (دیوانہ وار ہنستی ہے ۔ قدموں کی چاپ قریب تر آ جاتی ہے)

باؤلے یہ جماعت تو وہ ہے جو لاشیں ٹھکانے لگاتی ہے

سُن تو !

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

(کدالوں اور بیلچوں کے کھڑکنے کی آواز)

یہ تیرے درماں نہیں گور کن ہیں

**سپاہی:** وہ کچھ بھی ہوں زندہ تو ہیں اور زندوں کے دشمن نہیں

یہ مرے شیر دل ہموطن ہیں

(کیمرہ بلندی سے گھاٹی پر مرکوز ہوتا ہے)

**پہلا سپاہی:** بہت تھک گئے

اِس پہاڑی پہ چڑھنا غضب تھا

**دوسرا سپاہی:** یہاں چند سانسوں کو ستانے کے بعد

آگے بڑھیں گے

کہ اب اور چلنے کی طاقت نہیں ہے

**پہلا سپاہی:** تھکن سے مری ہڈیاں

ریزہ ریزہ ہُوئی جا رہی ہیں

**پہلا:** ترے پاس کھانے کو ہے کچھ؟

**دوسرا:** کہاں۔ چند سگریٹ بچے ہیں۔ اگر تم.....

**پہلا:** غنیمت ہے یہ بھی۔ قیامت کی سردی ہے۔



**دوسرا:** چائے پیو گے؟ اُبلتی ہُوئی گرم چائے پہ بالائی کی تہہ جمی ہو تو کیسی رہے گی

**پہلا:** چلو اک پیالہ۔ نہیں دو سہی

**دوسرا:** یہاں کون زخمی ملے گا؟

(دونوں ہنستے ہیں)

**پہلا:** تصوّر کی جادوگری خوب ہے

**دوسرا:** ہاں خیالی پلاؤ کی خوشبو سے بھی کچھ تسلّی ہُوئی ہے

(سپاہی کے کراہنے کی آواز آتی ہے)

**سپاہی:** میں زندہ ہوں۔ زندہ ہوں

اِس بدنفس کو مرے سامنے سے ہٹاؤ

یہ ظالم چڑیل

اپنے بازو پسارے

نمعلوم کب سے مری گھات میں ہے

میں زندہ ہوں

زندہ ہوں مجھ کو بچا لو

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

**پہلا سپاہی :** سنو جیسے کوئی یہیں پاس ہی ہو

**دوسرا سپاہی :** ترا واہمہ ہے ۔ یہاں کون ہوگا

**سپاہی :** مرے پاس آؤ رفیقو

مرے سر پہ یہ بے حیا گدھ کی مانند منڈلا رہی ہے

**پہلا سپاہی :** سُنی تم نے آواز؟

**دوسرا سپاہی :** ہاں وہ ..... اُدھر ۔ برف میں

دفن لاشہ

**پہلا سپاہی :** چلو ۔ بیلچہ لو ۔ وہ زندہ ہے

**دوسرا سپاہی :** حیرت

اگر اس جگہ لاش ہوتی تو میں اتنا حیران نہ ہوتا

مگر ایک زندہ سپاہی

یہاں معجزہ ہے

**پہلا سپاہی :** تو جلدی کرو ۔ رات ہونے کو ہے

(دونوں سپاہی زخمی سپاہی

کے قریب آجاتے ہیں)



**دوسرا سپاہی :** (چھوتے ہوئے) واقعی اس میں جاں

ہے ابھی

سنو تم میں اتنی سکت ہے

کہ اِس کو اُٹھا کر ہم اپنے ٹھکانے تلک جا سکیں

**پہلا سپاہی :** اگرچہ تھکن سے مری ہڈیاں کڑکڑانے لگی ہیں

مگر اِس سپاہی کو دستِ اجل سے بچانا مقدم ہے

آؤ اِسے ہاتھ دیں

**دوسرا سپاہی :** اچھا ہُوا ہم اِدھر آگئے

ورنہ اِس باد و باراں کے طوفاں میں زخموں سے گھائل

مجاہد کبھی بچ نہ سکتا

شہیدوں کی فہرست میں یہ بھی ہوتا ۔

**پہلا سپاہی :** بس اب وقت ضائع نہ ہو

بیلچے سے تہیں برف کی تم ہٹاؤ

میں اتنے میں کوئی دوا دیکھتا ہوں

**دوسرا سپاہی :** خدایا ۔ ! ذرا اِس کے یخ جسم کو چھو

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

کے دیکھو

**پہلا سپاہی :** نا معلوم یہ اب تلک کیسے زندہ بچا ہے

**موت :** (اپنے آپ سے) یہ کچھ بھی کریں۔ میرے چنگل سے
اس کو نہیں چھین سکتے
یہ نچیر میرا ہے۔ میں اس کو جانے نہ دوں گی
یہ ہمدرد
دو چار سانسوں کے ساتھی
اِسے راہ میں پھینک جائیں گے یا خود ہی بھوک اور تھکن
ہی سے دم توڑ دیں گے
میں اِن کا تعاقب کروں گی
میں اِن کا تعاقب کروں گی
یہ نچیر میرا ہے
میرا ہے
میرا ہے



(دونوں سپاہی اِدھر اُدھر سے برف ہٹاتے
ہیں اور زخمی سپاہی کو اُٹھا کر کندھے پر
ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہوا کا شور
اور برف باری کی شدت بڑھ جاتی ہے۔)

**پہلا سپاہی :** ذرا ہاتھ دو تاکہ میں اِس کو کندھے پر آرام سے
ڈال لوں
سپاہی کا ہمدرد ساتھی سپاہی ہی ہوتا ہے۔ آؤ ذرا تم اِدھر سے

(زخمی سپاہی کراہتا ہے)

**زخمی سپاہی :** مرے ساتھیو! تم کو تکلیف ہوگی
یہ رستہ اندھیرا ہے اور پُرخطر ہے
ذرا دیکھ کر .....
میرا کیا ہے کہ میں تو
فقط چند سانسوں کا مہمان ہوں .....
پر تمھارے لیے زندگی کے مہ و سال کی بے کراں
وادیاں ہیں

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

**پہلا سپاہی :** نہیں تم سلامت رہو گے۔ ہمارے وطن کے سپاہی
کہ اب زندگی سے اور محفوظ رستے پہ تم گامزن ہو چکے ہو

(چلنے لگتے ہیں)

**زخمی سپاہی :** مگر ظلمتوں سے سبھی راستے ڈھک چکے ہیں
یہ گھاٹی نہایت خطرناک ہے
اپنی جانیں مری زندگی کے لیے مت گنواؤ

**دوسرا سپاہی :** یہی زندگی ہے۔ سپاہی ہمیشہ سپاہی ہی رہتا ہے
اِس کے لیے ہی خطرناک رستے بنے ہیں
ہماری مسرت یہی ہے
کہ ہم تم کو زندہ سلامت۔ گجردم وہاں لے چلیں
جس جگہ اس مقدس زمینِ وطن کے زن و مرد۔
پیر و جواں
یومِ نصرت کے موقع پہ غازی سپوتوں کو
فخر و عقیدت سے دیکھیں گے۔
توپوں کی گونجار میں ان بہادر جوانوں پہ



تکریم کے پھول برسیں گے
جو جنگ سے سرخرو ہو کے آئے

**زخمی سپاہی :** مرے واسطے اِس سے بڑھ کر کوئی بھی
تمنا نہیں ہے
کہ میں بھی وہاں ہوں
مگر دوستو
چند لمحے تو سستا بھی لو۔ تم بہت تھک چکے ہو

**پہلا سپاہی :** تھکن؟
تم ہماری نہ پروا کرو
ایک بے جان لاشے کو دو گام بھی کھینچنا سخت اذیت ہے
پر ایک زندہ سپاہی کو کندھوں پہ ڈالے اگر سینکڑوں میل کا
بھی سفر ہو تو کچھ بھی نہیں

**دوسرا سپاہی :** اور سپاہی اگر یوں تھکے تو سپاہی نہیں

**پہلا سپاہی :** ہوائیں بہت سرد ہیں اور تمھارے ٹھٹھرتے
ہوئے ہاتھ..... اُف کس قدر یخ زدہ ہیں

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

یہ دستانے لو ــــ میرے ہاتھوں میں کافی حرارت ہے
زخمی سپاہی : لیکن
دوسرا سپاہی : سنو! یہ تکلف کا موقع نہیں
پہلا سپاہی : بس یہ ڈھلوان اب ختم ہونے کو ہے
اور ہم اپنی منزل کے نزدیک تر آ چکے ہیں
موت : یہ مخلوق کیسی ہے
اک دوسرے سے اِنھیں کس قدر اُنس ہے
یہ مجھے مات دے کر
"اُسے"
میرے نخچیر کو
مجھ سے چھینے لیے جا رہے ہیں
یہ کیسے سپاہی ہیں کتنے نڈر ہیں
کہ میں تھک گئی
اور یہ جا رہے ہیں
مجھے مات دے کر



مجھے مات دے کر
مجھے مات دے کر

(موت منہ کے بل گر پڑتی ہے)

---

خیال : ترادوسکی

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# شہدائے جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء
# کے نام

تم نے جس دن کے لیے اپنے جگر چاک کیے
سو برس بعد سہی دن تو وہ آیا آخر
تم نے جس دشتِ تمنّا کو لہو سے سینچا
ہم نے اُس کو گل و گلزار بنایا آخر



نسل در نسل رہی جہدِ مسلسل کی تڑپ
ایک اِک بُوند نے طوفان اُٹھایا آخر
تم نے اک ضرب لگائی تھی حصارِ شب پر
ہم نے ہر ظلم کی دیوار کو ڈھایا آخر

وقت تاریک خرابوں کا وہ عفریت ہے جو
ہر گھڑی تازہ چراغوں کا لہو پیتا ہے
زلفِ آزادی کے ہر تار سے زلفِ ایّام
حرّیت کیش جوانوں کے کفن سیتا ہے
تم سے جس دورِ الم ناک کا آغاز ہُوا
ہم پہ وہ عہدِ ستم ایک صدی بیتا ہے
تم نے جو جنگ لڑی ننگِ وطن کی خاطر
مانا اس جنگ میں تم ہارے عدو جیتا ہے

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

لیکن اے جذبِ مقدس کے شہیدانِ عظیم
کل کی ہار اپنے لیے جیت کی تمہید بنی
ہم صلیبوں پہ چڑھے زندہ گڑے پھر بھی بڑھے
وادیٔ مرگ بھی منزل گہِ اُمید بنی
ہاتھ کٹتے رہے پر مشعلیں تابندہ رہیں
رسم جو تم سے چلی باعثِ تقلید بنی
شب کے سفّاک خداؤں کو خبر ہو کہ نہ ہو
جو کرن قتل ہُوئی شعلۂ خورشید بنی

---



# ترانہ

مرا بدن لہو لہو
مرا وطن لہو لہو
مگر عظیم تر
یہ میری ارض پاک ہو گئی
اسی لہو سے
سرخرو
وطن کی خاک ہو گئی
مرا بدن لہو لہو

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

بجُھا جو اِک دیا یہاں
تو روشنی کے کارواں
رواں دواں رواں دواں
وفا کی مشعلیں لیے نکل پڑے
یہ سرفروش جانثار چل پڑے
یہاں تلک کہ ظلم کی
فصیل چاک ہوگئی
عظیم تر یہ ارضِ پاک ہوگئی
مرا بدن لہو لہو

غنیم کس گمان میں تھا
کہ اس نے وار کر دیا
اسے خبر نہ تھی ذرا
کہ جب بھی ہم بڑھے
تو پھر رُکے نہیں



یہ سر اُٹھے تو کٹ مرے
مگر جھکے نہیں
اسی ادا سے رزم گاہ تابناک ہوگئی
عظیم تر — یہ ارض پاک ہوگئی

مرا بدن لہو لہو
مرا وطن لہو لہو
ہر ایک زخم فتح کا نشان ہے
وہی تو میری آبرو ہے آن ہے
جو زندگی وطن کی راہ میں ہلاک ہوگئی
عظیم تر —— یہ ارض پاک ہوگئی

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# تیرے بعد

## بحضورِ قائدِ اعظم

پھُول روتے ہیں کہ آئی نہ صدا تیرے بعد
غرقۂ خوں ہے بہاروں کی ردا تیرے بعد

آندھیاں خاک اُڑاتی ہیں سرِ صحنِ چمن
لالہ و گل ہُوئے شاخوں سے جُدا تیرے بعد



جاہ و منصب کے طلبگاروں نے یوں ہاتھ بڑھائے
کوئی دامن بھی سلامت نہ رہا تیرے بعد

جن کو اندازِ جنوں تو نے سکھائے تھے کبھی
وہی دیوانے ہیں زنجیر بپا تیرے بعد

کس سے آلامِ زمانہ کی شکایت کرتے
واقفِ حال کوئی بھی تو نہ تھا تیرے بعد

اب پکاریں تو کسے زخم دکھائیں تو کسے
ہم سے آشفتہ سر و شعلہ نوا تیرے بعد

پھر بھی مایوس نہیں آج ترے دیوانے
گو ہر اک آنکھ ہے محرومِ ضیا تیرے بعد

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

راستے سخت کٹھن منزلیں دشوار سہی
گامزن پھر بھی رہے آبلہ پا تیرے بعد

جب کبھی ظلمتِ حالات فضا پر برسی
مشعلِ راہ بنی تیری صدا تیرے بعد



# دیکھنا یہ ہے

آج اغیار کے تیروں سے بدن پر میرے
پھر وہی زخم چمکتے ہیں ستاروں کی طرح
پھر اسی دشمنِ جاں دشمنِ دیں کے ہاتھوں
میرا ملبوس ہے گلرنگ بہاروں کی طرح
پھر مرے دیس کی مٹّی سے لہو رستا ہے
پھر در و بام ہُوئے سینہ فگاروں کی طرح

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

میرے دشمن میرے قاتل نے ہمیشہ کی طرح
پھر سے چاہا کہ شکستہ مرا پندار کرے
جس طرح رات کا سفاک شکاری چاہے
کہ وہ سورج کی شعاعوں کو گرفتار کرے
یا چراغ سرِ دیوار کو تنہا پا کر
جس طرح تند ہوا ٹوٹ کے یلغار کرے

میرے دشمن نے یہ سوچا ہی نہیں تھا شاید
یہ دیا بادِ فنا سے بھی بھڑک سکتا ہے
اس کو قوت پہ تکبر ہے مگر مجھ کو یقیں
دستِ حق بازوئے قاتل کو جھٹک سکتا ہے
میرے جلاد کو معلوم نہیں ہے شاید
میرا دل دست اجل میں بھی دھڑک سکتا ہے



جانے کس زعم میں آیا تھا مقابل میرے
وہ اندھیروں کا پجاری وہ اجالے کا عدو
اس نے اک مشعلِ تاباں کو بجھانا چاہا
اور فضا میں لپک اٹھے ہیں کروڑوں بازو
میرا مشرق ہو کہ مغرب میرے سارے اطراف
میری قوت میرا پیکر مری جاں میرا لہو

دیکھنا یہ ہے کہ اس باطل و حق کے رن میں
رات مرتی ہے کہ زنجیر سحر ہوتی ہے
آخری فتح مری ہے مرا ایمان ہے یہ
جس طرح ڈوبتے سورج کو خبر ہوتی ہے
میں تو سو بار اسے اپنا مقدر کر لوں
جس شہادت سے مری ذات امر ہوتی ہے

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے

یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے
پُورے ہُوئے اِک عمر کے ارمان ہمارے

ہم وہ جو کڑی دھوپ میں جسموں کو جلائیں
ہم وہ ہیں کہ صحراؤں کو گلزار بنائیں
ہم اپنا لہو خاک کے تودوں کو پلائیں

اس پر بھی گھروندے رہے ویران ہمارے
یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے



ہم روشنی لائے تھے لہو اپنا جلا کر
ہم پھُول اُگاتے تھے پسینے میں نہا کر
لے جاتا مگر اور کوئی فصل اُٹھا کر

رہتے تھے ہمیشہ تہی دامان ہمارے
یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے

اب دیس کی دولت نہیں جاگیر کسی کی
اب ہاتھ کسی کے نہیں تقدیر کسی کی
پاؤں میں کسی کے نہیں زنجیر کسی کی

بھُولے گی نہ دنیا کبھی احسان ہمارے
یہ کھیت ہمارے ہیں یہ کھلیان ہمارے

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# اے وطن اے وطن

اے وطن اے وطن

اے وطن اے وطن

تیرے کھیتوں کا سونا سلامت رہے

تیرے شہروں کا سکھ تا قیامت رہے

تا قیامت رہے یہ بہارِ چمن

اے وطن اے وطن



تیرے بیٹے تری آبرو کے لیے

یوں جلائیں گے اپنے لہو کے دیئے

پھوٹ نکلے گی تاریکیوں سے کرن

اے وطن اے وطن

تیری آباد گلیاں مہکتی رہیں

تیری راہیں فضا میں چمکتی رہیں

مسکراتے رہیں تیرے کوہ و دمن

اے وطن اے وطن

اے وطن اے وطن

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

# میرے اپنے لوگو!

(جنگی قیدیوں کی واپسی پر)

میں بھی اوروں کی طرح
جانبِ در آیا تھا
کہ میں ان آنکھوں کو ان چہروں کو دیکھوں
جو گئے سال گئے تھے
تو نہ واپس آئے
میں بھی آنکھوں کے چراغوں کو جلائے
انھیں رستوں پہ کھڑا تھا



مرے اپنے میرے پیارے لوگو
اِنھیں رستوں پہ جہاں
ہجر کی تاریک گھڑی
یوں قضا بن کے کھڑی تھی
کہ ٹلے گی ہی نہیں
میں بھی اوروں کی طرح
ہجر کی دہلیز پہ استادہ رہا
آتے جاتے ہُوئے موسم
انھیں گلیوں سے گزرتے ہُوئے
اِک پل کو ٹھہرتے
تو یہ کہتے
"ابھی وہ رُت نہیں آئی
ابھی وہ رُت نہیں آئی"
میں مگر شوق کی دہلیز پہ استادہ رہا

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

کہ میری طرح کئی ہجر زدہ دل
کئی روتی ہوئی آنکھیں
کئی بسمل جانیں
آتے جاتے ہوئے جھونکوں کو صدا دیتی تھیں
کوئی پیغام؟
کسی کشتۂ بیداد کے نام
اور خاموش ہوائیں جیسے
عمر بجھتے ہوئے شعلوں کی بڑھا دیتی تھیں
ہر کوئی نقش بدیوار
سرِ راہگزار
ایک سی سب کی طلب
ہر کوئی حرفِ بلب
آؤ
بس آ بھی جاؤ
کہ کبھی دن تو پھریں بے سروسامانوں کے



کہ کبھی زخم سلیں چاک گریبانوں کے
"ندیاں سوکھ گئیں
شوق میں طوفانوں کے"
اور اب ساعتِ دیدار
جب آئی ہے تو کیا دیکھتا ہوں
آنے والے سفرِ درد سے لوٹے ہیں
تو ان کے پیکر
اِتنے بے رنگ ہیں بے جان ہیں
جیسے کبھی زندہ ہی نہ تھے
ان کے ہاتھوں میں
کوئی پرچمِ تاباں
نہ کوئی مشعلِ تاباں
نہ وہ پندارِ دل و جاں
جو مرے خواب کی تعبیر لگیں
ان کے قدموں میں ابھی تک
وہ گرانی ہے

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

کہ پابستہ زنجیر لگیں

آنے والے مجھے انساں نہیں تصویر لگیں

میں تو آیا تھا

کہ دیکھوں گا انھیں

جو میری طرح مرے ہم وطنوں کی مانند

درد کی آگ میں ڈھل کر بھی توانا ہوں گے

نئی سج دھج سے

نئی سمت روانہ ہوں گے

ان کے جسموں میں مگر

خوں کی رمق بھی تو نہیں

ایسے ویران ہیں چہرے

کہ اُنھیں اپنی اسیری کا

قلق بھی تو نہیں



# سلام اُس پر

حسین !

اے میرے سر بریدہ

بدن دریدہ

سدا ترا نام برگزیدہ

میں کربلا کے لہو لہو دشت میں تجھے

دشمنوں کے نرغے میں

تیغ در دست دیکھتا ہوں

www.muftbooks.blogspot.com
www.muftbooks.blogspot.com

میں دیکھتا ہوں
کہ تیرے سارے رفیق
سب ہمنوا
سبھی جانفروش
اپنے سروں کی فصلیں کٹا چکے ہیں
گلاب سے جسم اپنے خوں میں نہا چکے ہیں
ہوائے جانکاہ کے بگولے
چراغ سے تابناک چہرے بجھا چکے ہیں
مسافرانِ رہِ وفا لُٹ لُٹا چکے ہیں
اور اب فقط تُو
زمین کے اس شفق کدے میں
ستارۂ صبح کی طرح
روشنی کا پرچم لیے کھڑا ہے
یہ ایک منظر نہیں ہے



اک داستاں کا حصّہ نہیں ہے
اک واقعہ نہیں ہے
یہیں سے تاریخ
اپنے تازہ سفر کا آغاز کر رہی ہے
یہیں سے انسانیت
نئی رفعتوں کو پرواز کر رہی ہے
میں آج اسی کربلا میں
بے آبرو۔ نگوں سر
شکست خوردہ خجل کھڑا ہوں
جہاں سے میرا عظیم ہادی
حسین کل سرخرو گیا ہے
میں جاں بچا کر
فنا کے دلدل میں جاں بلب ہوں
زمین اور آسمان کے عزّ و فخر

www.muftbooks.blogspot.com

سارے حرام مجھ پر

وہ جاں لٹا کر

منارۂ عرش چھو گیا

سلام اُس پر

سلام اُس پر



www.muftbooks.blogspot.com

# ترانہ

لبوں پہ اہلِ امن کے

لہو ترنگ ہی سہی

عدو سے جنگ ہی سہی

چلو کہ دشمنوں کا یہ گھمنڈ

توڑ دیں

جو ہاتھ ہم پہ ظلم کے اُٹھے

مروڑ دیں

www.muftbooks.blogspot.com

www.muftbooks.blogspot.com

فلیم پر یہ عرصۂ حیات
تنگ ہی سہی
عدو سے جنگ ہی سہی
جنگ ہی سہی

کہاں گیا ہے تو
مرے دیار کو پکار کر
جو حوصلہ ہے کچھ اگر تو سامنے سے وار کر
اگر جواب خشت سنگ ہے
تو سنگ ہی سہی
عدو سے جنگ ہی سہی
جنگ ہی سہی

نہ چاہتے تھے ہم مگر
یہ امتحاں بھی ہو چلے



کہاں ہے لشکرِ ستم
کہ آ گئے ہیں منچلے
اسی کی خاک اسی کے خوں سے
لالہ رنگ ہی سہی
عدو سے جنگ ہی سہی